بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کلمۃ المحررین

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمِ الْقَوْمِ ۔۔۔ الحدیث

حضرت عبدالرحمان بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"لا تسئل الامارۃ فان اعطیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا وان اعطیتھا من غیر مسئلۃ اعنت علیھا" (صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب من سال الامارۃ ۔ صحیح مسلم، باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا)

"امارت کا سوال نہ کرنا، اگر مانگنے پر یہ تجھے ملے گی تو تمام تر ذمہ داری تجھی پر ہو گی۔ اور اگر بن مانگے مل جائے تو اس سے عہدہ برآ ہونے میں اللہ تعالیٰ کی اعانت تیرے شاملِ حال ہو گی۔"

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا ورجلان من بنی عمی، فقال احد الرجلین، یا رسول اللہ! امرنا علی بعض ما ولاک اللہ عزوجل، وقال الآخر مثل ذالک، فقال انا واللہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سالہ ولا احدا حرص علیہ"

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب ما یکرہ من الحرص علی الامارۃ ۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا)

"میں اور میرے دو چچازاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول، اللہ نے جو حکومت آپ کو

بخشی ہے، اس کے کچھ حصہ پر ہمیں حاکم بنا دیجئے!" ــــــ دوسرے نے بھی ایسی ہی بات کہی ــــــ آپؐ نے فرمایا، "واللہ! ہم کسی بھی ایسے شخص کو حاکم نہیں بنایا کرتے جو اس کے لیے درخواست کرے۔ اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو حاکم بناتے ہیں جو اس کی حرص رکھتا ہو!"

ــــــ "وفی روایة قال: لانستعمل علی عملنا اراده!" (حوالہ مذکور)

"ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، ہم اپنے انتظامی امور میں کسی ایسے شخص کو شریک نہیں کرتے جو اس کا ارادہ کرے!"

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

• "قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی؟ قال فضرب علی منکبی ثم قال یا ابا ذر انک ضعیف وانها امانة وانها یوم القیامة خزی وندامة الا من اخذها بحقها وادی الذی علیه فیها!" (حوالہ مذکور)

• "میں نے عرض کی کہ اللہ کے رسولؐ! کیا آپ مجھے حاکم نہیں بنا دیتے؟ اس پر آپؐ نے اپنا دستِ مبارک میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا "ابوذرؓ تم کمزور ہو، جب کہ یہ ایک (گراں بار) امانت ہے جو قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی، ہاں مگر وہ شخص (اس رسوائی اور ندامت سے محفوظ رہے گا) جو اس کے پورے حقوق ادا کرے اور اس کی ذمہ داریاں نبھائے!"

ــــــ جب کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں:

• "قال انکم ستحرصون علی الامارة وستکون ندامة یوم القیامة فنعم المرضعة وبئس الفاطمة!" (صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب ما یکرہ من الحرص)

"آپؐ نے فرمایا، تم لوگ عنقریب امارت کی حرص کرو گے، حالانکہ روزِ قیامت یہ ندامت کا باعث ہوگی (حکومت ایک انا کی طرح ہے کہ) دودھ پیتے وقت تو مزا ہے، مگر چھٹتے وقت تکلیف!"

حقیقت یہ ہے کہ امارت واقتدار پھولوں کی سیج نہیں، کانٹوں کا بستر ہے ــــــ یہی وجہ ہے کہ

اس ذمہ داری کی گرانباریوں سے واقف لوگ عموماً اس سے دامن بچاتے ہی رہے ہیں لیکن آج اگر ہر کس و ناکس کے ذہن پر اقتدار کا لالچ بری طرح سوار ہے تو یہ ذہنیت مغربی نظامِ جمہوریت کی پیدا کردہ ہے۔ ورنہ کتاب و سنت [illegible] ۔۔۔ دیکھنے میں بھی یہی آیا ہے کہ طلبِ جاہ اور ہوسِ اقتدار وہ روگ ہے کہ اگر کسی فرد کو لگا تو اسے برباد کر گیا، کسی جماعت پر اثر انداز ہوا تو اسے چاٹ گیا، اور اگر کسی ملک کو لگا تو "اُدھر تم اِدھر ہم" کے مصداق اس کے حصے بخرے کر دیئے! ——— یہ ہوسِ اقتدار ہی ہے کہ جس نے امتِ مسلمہ کو تشتّت و افتراق میں مبتلا کر دیا ہے، بلکہ ایک ایک ملک میں کئی کئی جماعتیں، اور پھر ہر ہر جماعت میں اقتدار کے کئی کئی دعوے دار موجود ہوتے ہیں ——— طرفہ یہ کہ ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ وہی اس کا اہل ہے، اور باقی سب نااہل! ——— پھر جب اقتدار کی دوڑ شروع ہوتی ہے، تو اس کے لیے تمام تر اخلاقی اقدار کو پسِ پشت ڈال کر ہر جائز و ناجائز حیلہ اختیار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ نوبت خدا فراموشی اور عاقبت نااندیشی تک جا پہنچتی ہے ——— ایسی ہی صورتِ حال کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

"ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم القوم بافسد لھا من حرص المرء علی المال والشرف لدینه" (ترمذی، عن کعبؓ بن مالک)

"دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اس قدر تباہی نہیں مچاتے، جس قدر کہ انسان کی حرصِ جاہ و مال اس کے دین کے لیے تباہ کن ثابت ہوتی ہے!"

——— علاوہ ازیں یہی وہ سنگین ہوتی ہے جو کسی ملک یا جماعت کے لیے بدفالی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ حریصانِ اقتدار کو صرف اور صرف کرسی عزیز ہوتی ہے، ملک و جماعت کی سالمیت سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا!

کاش ہمارے راہنما اس بہت بڑی حقیقت کو جلد پہچان سکیں کہ تمام تر عافیت و سلامتی کا راز کتاب و سنت کی پابندی ہی میں مضمر ہے ——— وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)